مالیاتی انصاف کی تعمیر نو: زکوٰۃ پر مبنی نظام پاکستان میں استحصالی ٹیکس کو کیسے ختم کر سکتا ہے

خلاصہ

پاکستان کا مالیاتی بحران صرف تعداد یا ریونیو کے فرق کا نہیں ہے یہ ایک اخلاقی بحران ہے انصاف اور اعتماد کا معاملہ ہے جب کسی ملک کا ٹیکس نظام طاقتور کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے غریبوں کو کچلنا شروع کر دیتا ہے تو معاشرے کے اندر گہرائی سے کچھ ٹوٹ جاتا ہے میں نے اسے اپنے آس پاس دیکھا ہے لوگ ان اداروں پر اعتماد کھو رہے ہیں جن کا مقصد ان کی خدمت کرنا تھا یہ مضمون استدلال کرتا ہے کہ زکوٰۃ پر مبنی سود سے پاک ماڈل جس کی جڑیں اسلامی اخلاقیات میں ہیں لیکن جدید نظاموں سے تقویت یافتہ ہیں پاکستان کے مالیاتی انصاف کی تعمیر نو میں مدد کر سکتے ہیں یہ صرف نظریہ نہیں ہے یہ ہماری معیشت میں توازن ایمانداری اور ہمدردی کا مطالبہ ہے

مسئلہ ایک استحصالی نازک مالیاتی ڈھانچہ

آئیے ایماندار بنیں ہمارا ٹیکس نظام زیادہ تر پاکستانیوں کے ساتھ غیر منصفانہ محسوس ہوتا ہے یہ غریبوں کو سزا دیتا ہے اور ان لوگوں کو انعام دیتا ہے جن کے پاس پہلے سے کافی سے زیادہ ہے میں نے اکثر اپنے گاؤں کے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ٹیکس کا پیسہ واپس کب ملتا ہے افسوس کی بات ہے وہ غلط نہیں ہیں

متعدد مطالعات سالوں سے ایک ہی بات کہہ رہے ہیں پاکستان بہت کم اور غلط لوگوں سے جمع کرتا ہے ہمارا ٹیکس سے جی ڈی پی کا تناسب تشویشناک کے آس پاس ہے جو عالمی معیارات سے بہت نیچے ہے

اس سے بھی بدتر ہم جو کچھ جمع کرتے ہیں ان میں سے زیادہ تر بالواسطہ ٹیکسوں سے آتا ہے وہ قسم جس سے سب کو یکساں طور پر متاثر ہوتا ہے چاہے آپ امیر ہوں یا غریب آپ آٹے کا تھیلا خریدتے ہیں ارب پتی کی طرح جی ایس ٹی ادا کرتے ہیں یہ کیسا انصاف ہے

میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ لوگ فطری طور پر ٹیکس ادا کرنے کے خلاف نہیں ہیں وہ ناانصافی کے خلاف ہیں سروے ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستانی حقیقت میں دولت یا وراثتی ٹیکس کی حمایت کریں گے اگر وہ شفاف اور منصفانہ طور پر لاگو ہوتے تو مسئلہ عوام کا نہیں ہے یہ نظام ہے اور یہ نظام ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے اخلاقی کمپاس کے بغیر ڈیزائن کیا گیا ہو

اسلامی مالیاتی اصول , آج بھی اہم

اب ایک ایسے نظام کا تصور کریں جو لالچ پر نہیں بلکہ ذمہ داری پر بنایا گیا ہے یہی اسلام ہمیں سکھاتا ہے

ابو یوسف اور صدیقی جیسے کلاسیکی علماء نے اس بات پر زور دیا کہ اسلام میں ٹیکس توازن کے بارے میں ہے یہ اضافی ٹیکس لگاتا ہے بقا پر نہیں قرآن واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ زکوٰۃ دوبارہ تقسیم کے لیے ہے سزا کے لیے نہیں

میرے تجربے سے جب آپ عام پاکستانیوں کسانوں دکانداروں اساتذہ سے بات کرتے ہیں تو وہ اس بات کو فطری طور پر سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ کلاسیکی عبارتوں کا حوالہ نہ دیں لیکن وہ محسوس کرتے ہیں کہ انصاف کا مطلب اپنے وسائل کے مطابق دینا چاہیے

ایک دفعہ لاہور میں تبلیغی جماعت کے اجتماع کے دوران میری ملاقات ایک نوجوان لڑکے سے ہوئی جو پوسٹر تقسیم کر رہا تھا اس نے مجھے ایک دیا اس میں مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ طرز کا بیان تھا جس نے

سب کو یاد دلایا کہ سود حرام ہے اس لمحے نے مجھے بہت متاثر کیا ہجوم میں کھڑا ایک نوجوان بھی ہمارے ملک کی معاشی سمت کا خیال رکھتا تھا اس نے مجھے دکھایا کہ عام پاکستانی یہاں تک کہ فینسی ڈگریوں کے بغیر بھی انصاف کی طرف اشارہ کرنے والا اخلاقی کمپاس کیسے رکھتے ہیں

لیکن جب میں نے اپنے گاؤں کی مساجد میں کچھ خطیبوں اور علماء سے بات کی ہے تو وہ ربا کی مذمت کے لیے پرجوش ہیں پھر بھی وہ قابل عمل حل بتانے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں یہ اس لیے نہیں کہ وہ پرواہ نہیں کرتے بلکہ اس لیے کہ ہمارے مدارس معاشی استدلال کم ہی سکھاتے ہیں میں سچا مانتا ہوں کہ ہائی اسکول کی سطح پر ہمارے اسلامیات کے نصاب میں اسلامی معاشیات کے عملی اسباق کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ ہمارے نوجوان صرف موجودہ نظام پر تنقید کرنے کے بجائے بہتر نظام کے خواب دیکھ سکیں

زکوٰۃ پر مبنی جدید ماڈل خواب کیوں نہیں ہے

کچھ لوگ زکوٰۃ پر مبنی معیشت سنتے ہیں اور فوراً سوچتے ہیں اوہ یہ تو صرف آئیڈیلزم ہے لیکن یہ نہیں ہے یہ عملی ہے اگر ہم اسے صحیح طریقے سے کرتے ہیں

سب سے پہلے پاکستانی پہلے ہی منصفانہ نظام کی حمایت کے لیے آمادگی ظاہر کر رہے ہیں جب دولت یا وراثت کے ٹیکس کو منصفانہ اور جوابدہی کے ساتھ متعارف کرایا جاتا ہے تو عوامی حمایت میں اضافہ ہوتا ہے

دوم اگر ہم بالواسطہ ٹیکسوں کو کم کرتے ہیں اور دولت پر مبنی معمولی محصولات کی طرف منتقل ہوتے ہیں تو لوگوں کے پاس زیادہ قابل استعمال آمدنی ہوگی یہ صرف اسلامی نہیں ہے یہ صحیح معاشیات ہے

تیسرا ٹیکنالوجی ایسا کر سکتی ہے میں نے دیکھا ہے کہ کس طرح پنجاب ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈ سسٹم نے کرپشن کو کم کیا ہے اور پراپرٹی ٹیکس کو آسان بنایا ہے تصور کریں کہ کیا زکوٰۃ کی وصولی بھی ڈیجیٹل ہوتی نادرا اور احساس ڈیٹا کے ساتھ مربوط شفافیت پروان چڑھے گی اور چوری ختم ہو جائے گی

لہذا نہیں زکوٰۃ پر مبنی ماڈل کوئی خواب نہیں ہے انصاف میں تاخیر ہے

اسے کیسے کام کرنا چاہیے ایک منصفانہ زکوٰۃ پر مبنی اصلاح کا میرا وژن

یہاں یہ ہے کہ میرے خیال میں اسے کیسے کیا جانا چاہئے

مناسب حد مقرر کریں صرف حقیقی دولت پر ٹیکس لگائیں عام خاندانوں پر نہیں

اسے شفاف بنائیں شہریوں کو معلوم کرنے دیں کہ زکوٰۃ کی رقم کہاں جاتی ہے تعلیم صحت غربت کے پروگرام

رجعت پسند ٹیکسوں میں کٹوتی کریں ضروری اشیاء پر جی ایس ٹی کو کم کریں روٹی اور ادویات پر ٹیکس نہ لگائیں

مقامی حکومتوں کو بااختیار بنائیں کراچی اور لاہور جیسے شہروں کو مقامی زکوٰۃ اور پراپرٹی ٹیکس کا انتظام کرنا چاہیے

ٹیک کا استعمال کریں کاغذ نہیں ڈیجیٹل آئی ڈیز لینڈ ریکارڈ اور موبائل بینکنگ کو لنک کریں

اسلامی بینکاری کے ساتھ مربوط اعتماد کو تقویت دینے کے لیے بلاسود بینکوں کے ذریعے چینل ویلفیئر

جب میں یہ سوچتا ہوں تو مجھے اکثر یاد آتا ہے کہ کس طرح دیہاتی نماز جمعہ کے بعد جمع ہوتے تھے اور سود کے نظام پر بحث کرتے تھے سب نے اتفاق کیا کہ یہ غلط تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے شاید ہم اپنی اجتماعی اخلاقی توانائی کو ایک جدید پالیسی فریم ورک میں تبدیل کر کے اسے بدل سکتے ہیں

رکاوٹیں اور حقیقتیں

یقینا میں نادان نہیں ہوں اصلاحات سیاسی ہے اور سخت جو لوگ خامیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ انہیں آسانی سے ترک نہیں کریں گے میں نے دیکھا ہے کہ اقتدار میں لوگ کس طرح اپنے مراعات کی حفاظت کرتے ہیں

لیکن میں نے کچھ طاقتور بھی دیکھا ہے عوام کی اخلاقی تھکاوٹ پاکستانی یہ کہہ کر تھک چکے ہیں کہ یہ نظام بدلا نہیں جا سکتا وہ انصاف چاہتے ہیں اس لیے نفاذ سے پہلے شفافیت کے ذریعے اعتماد پیدا کرنا چاہیے بٹوے کا پیچھا کرنے سے پہلے دل بدلیں

ایک حقیقی روڈ میپ قدم بہ قدم

ہم راتوں رات سوئچ نہیں پلٹ سکتے ہمیں ایک تدریجی منصوبہ کی ضرورت ہے

شفافیت کے ساتھ شروع کریں شہریوں کو دکھائیں جو کیا ادا کرتے ہیں اور ان کی رقم کہاں جاتی ہے
نظاموں کو بلینڈ کریں زکوٰۃ اور ٹیکسوں کو بتدریج قومی زکوٰۃ اتھارٹی کے تحت مربوط کریں
جائیداد اور دولت کے ریکارڈ کی اصلاح کریں ہر چیز کو ڈیجیٹائز کریں تاکہ کوئی بھی گم شدہ فائلوں کے پیچھے نہ چھپ سکے

جب لوگ نظام میں ایمانداری دیکھ سکتے ہیں تو وہ اس پر بھروسہ کرنا شروع کر دیں گے اور جب اعتماد بڑھتا ہے تو فطری طور پر تعمیل ہوتی ہے

عام سوالات کا سامنا

کیا واقعی زکوٰۃ ایک جدید ریاست کو فنڈ دے سکتی ہے مکمل طور پر نہیں لیکن یہ اخلاقی بنیاد ہو سکتی ہے

کرپشن کا کیا ہوگا نادرا ای پیمنٹس اور پبلک ڈیش بورڈ جیسے ڈیجیٹل سسٹمز کے ساتھ بدعنوانی ہمیشہ کے لیے چھپ نہیں سکتی

کیا امیر اپنے اثاثے نہیں چھپائیں گے شاید کچھ کریں گے لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جب شہریوں کو یقین ہے کہ ان کی شراکتیں حقیقی وجوہات کی طرف جاتی ہیں تعلیم صحت غربت سے نجات تعمیل میں اضافہ ہوتا ہے

تو ہاں یہ ممکن ہے ہمیں صرف ہمت اور تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت ہے

یہ نقطہ نظر کیوں کام کرتا ہے

میں نے ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ پاکستان میں غربت فطری نہیں ہے یہ انسان کی بنائی ہوئی ہے ہمارے پاس کافی ہے لیکن ہم منصفانہ تقسیم نہیں کرتے زکوٰۃ اس کو بدل سکتی ہے

یہ فلاحی فنڈز کو ہدف بنا کر غربت کو کم کرتا ہے جہاں ان کی ضرورت ہے

یہ سود پر مبنی قرض کو گھریلو فلاحی فنڈنگ سے بدل کر قرض کو کم کرتا ہے

یہ دولت کو بند کرنے کے بجائے گردش کر کے معیشت کو فروغ دیتا ہے

اور یہ اعتماد اور ہمدردی کی تعمیر نو کے ذریعے معاشرے کو ٹھیک کرتا ہے

کبھی کبھی جب میں اپنے گاؤں سے گزرتا ہوں اور غریب خاندانوں کو عزت کے ساتھ زندہ ہوتے دیکھتا ہوں تو میں سوچتا ہوں اگر زکوٰۃ کا صحیح طریقے سے نفاذ ہوتا تو ان خاندانوں کو خیرات کی ضرورت نہیں ہوتی انہیں موقع ملتا

مالیاتی اخلاقیات کو حقیقی تبدیلی سے جوڑنا

ہم تنہائی میں زکوٰۃ پر مبنی نظام کے بارے میں بات نہیں کر سکتے اسے شراکت داروں کی ضرورت ہے

اسلامی بینکنگ کو سود پر مبنی فنانس کو بدلنا چاہیے

تعلیمی اصلاحات میں نوجوانوں کو اسلامی معاشیات کی تعلیم دینی چاہیے

قانونی اپ ڈیٹس کو واضح طور پر اس بات کی وضاحت کرنی چاہیے کہ کس طرح زکوٰۃ اور ٹیکس ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں

تحقیقی اداروں کو پائلٹ زکوٰۃ گورننس پروجیکٹس چلانے چاہئیں

میں اکثر تصور کرتا ہوں کہ یونیورسٹیاں زکوٰۃ پالیسی ہیکاتھنز کی میزبانی کرتی ہیں جہاں نوجوان ذہن زکوٰۃ کے بہاؤ کو ٹریک کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹولز بناتے ہیں کیوں نہیں ہم پہلے ہی فنٹیک ایپس بنا چکے ہیں کیوں نہیں عقیدے پر مبنی فنانس ٹیک

قرآنی روح

قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ دولت ایک امانت ہے ذخیرہ کرنے کی چیز نہیں زکوٰۃ قابل رحم نہیں ہے یہ انصاف ہے یہ نظامی توازن کے بارے میں ہے یہ وہ مورال ری سیٹ بٹن ہے جس کی ہماری معیشت کو اشد ضرورت ہے

اور ایمانداری سے جب آپ اس کے بارے میں سوچتے ہیں کیا ہم واقعی استحصال پر بنائے گئے نظام میں برکات کی توقع کر سکتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ معاشرے دولت پر نہیں انصاف پر چلتے ہیں شاید اسی لیے ہمارا نظام اربوں قرضوں کے باوجود روحانی طور پر دیوالیہ محسوس کرتا ہے

نتیجه: پاکستان کی معاشی روح کا از سر نو تصور

پاکستان کی معاشی کہانی کو کسی اور آئی ایم ایف باب کی ضرورت نہیں ہے اسے ایک اخلاقی باب کی ضرورت ہے ہم نے کئی دہائیاں بغیر اصولوں کے اصلاحات, انصاف کے بغیر محصولات میں گزاری ہیں

زکوٰۃ پر مبنی ماڈل ایک مختلف مستقبل پیش کرتا ہے ایک جہاں اخلاقیات اور کارکردگی ساتھ چلتے ہیں یہ وقت پر واپس جانے کے بارے میں نہیں ہے یہ لازوال حکمت کو آگے لانے کے بارے میں ہے

میں اکثر لاہور میں اس لڑکے کے بارے میں سوچتا ہوں جس نے مفتی عثمانی کا پوسٹر پکڑا ہوا تھا اس کی آنکھیں یقین سے بھری ہوئی تھیں اگر ہمارے نوجوان انصاف کے لیے اتنا ہی جذبہ محسوس کر لیں تو شاید پاکستان کو اب بھی امید ہے

کیونکہ آخر میں معاشی بحالی صرف پالیسیوں کے بارے میں نہیں ہے یہ دوبارہ دریافت کرنے کے بارے میں ہے کہ ہم کون ہیں, ایمان ہمدردی اور انصاف پر مبنی ایک قوم